



سوال

جو مغرب و عشاء کی نمازیں مزدلفہ سے پہلے ادا کر لے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو مغرب و عشاء کی نمازیں قصر اور جمع تاخیر کی صورت میں مزدلفہ میں داخل ہونے سے پہلے ادا کرے اور یہ ہنگامی حالات کی وجہ سے ہو، مثلاً یہ کہ مزدلفہ کے راستے میں اس کی گاڑی خراب ہو گئی ہو اور وقت ختم ہونے کے خدشے کے پیش نظر وہ حدود مزدلفہ کے پاس یعنی مزدلفہ سے بہت ہی قریب مسافت پر دونوں نمازوں کو ادا کر لے اور پھر گاڑی ٹھیک ہونے تک سو جائے اور نماز فجر بھی حدود مزدلفہ کے قریب ہی ادا کر لے اور مزدلفہ میں اس کے لیے داخلہ اس وقت ممکن ہو جب سورج طلوع ہو چکا ہو تو کیا محدود مزدلفہ کے پاس ادا کی گئی مغرب و عشاء اور صبح کی یہ نمازیں صحیح ہوں گی؟ امید ہے عزت مآب دلیل کے ساتھ اس مسئلہ کی وضاحت فرمائیں گے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز ہر جگہ صحیح ہے سوائے اس کے جسے شارع (علیہ السلام) نے مستثنیٰ قرار دیا ہو، چنانچہ آپ کا ارشاد ہے:

(جملت لی الارض مسجد اطورا) (صحیح البخاری الصلاة باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم جملت لی الارض مسجد) الخ: 438 صحیح مسلم المساجد باب المساجد ومواضع الصلاة ج: 521)

"میرے لیے زمین کو مسجد اور پاک بنا دیا گیا ہے۔"

لیکن حاجی کے لیے مشروع یہ ہے کہ وہ مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے مزدلفہ میں ادا کرے بشرطیکہ نصف رات سے پہلے اس کے لیے یہ ممکن ہو اور اگر رش وغیرہ کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو جہاں بھی ممکن ہو پڑھ لے اور نصف رات کے بعد تک اسے مؤخر کرنا جائز نہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا ۝۱۰۳ ... سورة النساء

"بے شک نماز کا مومنوں پر اوقات (مقررہ) میں ادا کرنا فرض ہے۔"

یعنی نماز کو اپنے اوقات میں ادا کرنا فرض ہے اور عشاء کی نماز کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

(وقت العشاء الی نصف اللیل) (صحیح مسلم المساجد باب اوقات الخس ج: 612)



"عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے۔"

حدا ما عنہدی والتدرا علم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کیٹی